27302

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مفتی صاحب،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج کل بازار میں ایسے موزے رائج ہوئے ہیں جن پر بتانے والوں کا کہنا ہے کہ اس پر وضوء میں مسح جائز ہے، میں نے بھی دبئی سے وہ موزے منگوائے ہیں اور اس کے بارے میں جامعہ فریدیہ اسلام آباد سے فتوی بھی جاری ہوا ہے جس کی ایک کاپی منسلک کی ہے۔

مزید اطمینان کے لیے دارالافتاء جامعہ دارالعلوم سے بھی فتوی درکار ہے، موزے سوال کے ساتھ منسلک ہیں۔

آپ کا شکر گزار ہوں گا۔

دارالافتاء
فتوی نمبر ۳۵/۲۴۲۶

محمد کاشف

نایاب لیبارٹری، صادق آباد

0301-8673636

Scanned by CamScanner

DARULIFTA دارالافتاء
جامعة العلوم الاسلامية [illegible]

تاریخ: ١١ / ١٢ / ١٤٤١ فتویٰ نمبر: 144512037

موٹی جرابوں پر مسح کا حکم

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں، کہ ہم ایک جراب "ڈی وضو ساکس" کے نام سے متعارف کروانا چاہتے ہیں، جس میں ہم نے اپنی کوشش کے تحت "جوربین ثخینین" کی شرائط کے لحاظ کی پوری کوشش کی ہے، جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

1- یہ بالکل واٹر پروف ہے، اس میں پانی نہیں چھنتا یعنی اس پر اگر پانی ڈالا جاتا ہے، تو پاؤں تک نہیں پہنچتا۔

2- یہ کسی چیز سے باندھے بغیر اپنی پنڈلی پر اپنی موٹائی کی وجہ سے کھڑا رہ سکتا ہے۔

3- جوتا پہنے بغیر اس میں تین میل تک چل کر دیکھا گیا، تو یہ نہیں پھٹا۔

لہذا آپ اس پر غور و فکر کرکے یہ بات واضح فرمادیں کہ آپ کے نزدیک اس میں "جوربین ثخینین" کی شرائط پائی جاتی ہیں یا نہیں؟ اور اس پر مسح کرنا جائز ہوگا یا نہیں (جراب کا نمونہ ساتھ بھیجا ہے) مستفتی [illegible] (اسلام آباد) سی ای او بشت گٹ ارینا
0333-804510

الجواب حامداً ومصلیاً

بصورتِ مسئولہ دارالافتاء کو مستفتی کی طرف سے بھیجی گئی مذکورہ "ڈی وضو ساکس" نامی جراب کو غور سے دیکھا گیا، اس میں شرعاً "جوربین ثخینین" کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں، اور سوال میں مذکورہ تمام خصوصیات اس جراب میں موجود ہیں، اس لیے اس پر وضو میں مسح کرنا جائز ہے۔

واضح رہے کہ یہ حکم آپ کی بھیجی ہوئی جراب کے اعتبار سے ہے، اگر یہی کوالٹی اور معیار برقرار رہا تو جواب یہی ہوگا، تاہم اگر بعد میں اس کی کوالٹی اور معیار میں کوئی ایسی تبدیلی کی گئی، جس کی وجہ سے مذکورہ شرائط میں سے کوئی شرط مفقود ہو جائے، تو پھر مذکورہ بالا حکم نہیں رہے گا۔

في بدائع الصنائع: وإن كانا ثخينين لا يجوز عند أبي حنيفة وعند أبي يوسف ومحمد يجوز، وروي عن أبي حنيفة أنه رجع إلى قولهما في آخر عمره وذلك أنه مسح على جوربيه في مرضه، ثم قال لعواده: " فعلت ما كنت أمنع الناس عنه " فاستدلوا به على رجوعه إلى المسح على الجوربين 1 / 10 دارالكتب العلمية)

في الفقه الإسلامي وأدلته: إلا أنه رجع إلى قول الصاحبين في آخر عمره، فمسح على جوربيه في مرضه، وقال لعواده: فعلت ما كنت أمنع الناس عنه، فاستدلوا به على رجوعه. وقال الصاحبان، وعلى رأيهما الفتوى في المذهب الحنفي: يجوز المسح على الجوربين إذا كانا ثخينين لا يشفان (لا يرى ما وراءهما)؛ لأن النبي صلى الله عليه وسلم مسح على جوربيه (2)، ولأنه يمكن المشي في الجورب إذا كان ثخيناً، كالخف [illegible]

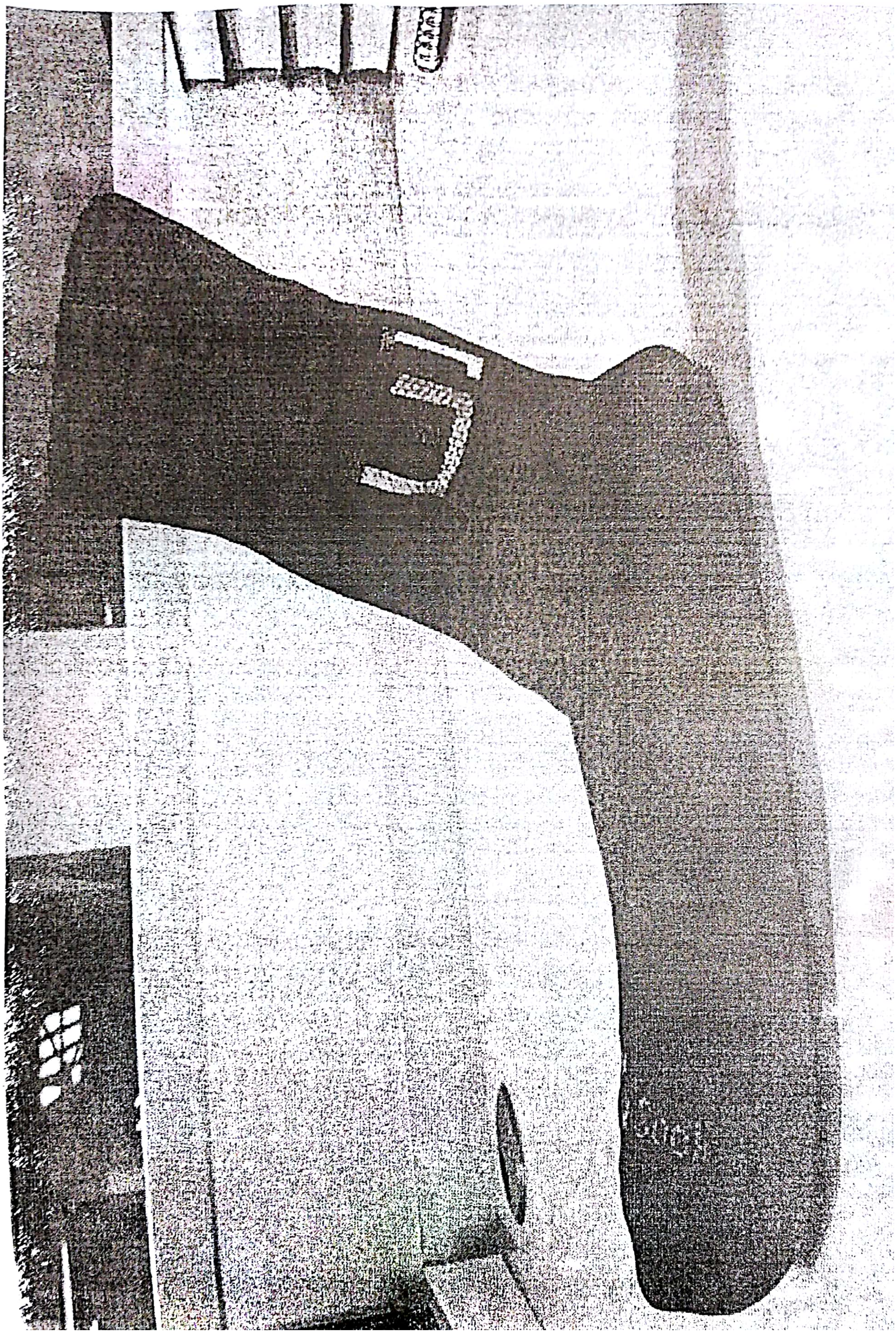

Scanned by CamScanner

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدا ومصليا

حضرات فقہاء کرام رحمۃ اللہ علیہم نے فرمایا کہ جو جرابیں بہت موٹی ہونے کی بناء پر چمڑے کے اوصاف کے حامل ہوں ان پر مسح جائز ہے، اگرچہ وہ چمڑے کی نہ ہوں، البتہ موٹائی کے لیے شرائط یہ ہیں:

۱۔ ان میں پانی نہ چھنے یعنی اگر ان پر پانی ڈالا جائے تو پاؤں تک نہ پہنچے۔

۲۔ وہ کسی چیز سے باندھے بغیر اپنی موٹائی کی وجہ سے پنڈلی پر خود قائم رہ سکے، یہ کھڑا رہنا کپڑے کی تنگی یا چستی وغیرہ کی وجہ سے نہ ہو۔

۳۔ جوتا پہنے بغیر تین میل چلنے سے وہ پھٹنے والی نہ ہوں۔

واضح رہے کہ یہاں میل سے مراد میل شرعی ہے جو 3.4 میل انگریزی اور 5.472 کلو میٹر کے برابر ہے۔

مذکورہ سوال کے ساتھ منسلک "وضوء موزوں (The Wudu Socks)" میں بظاہر یہ شرائط پائی جا رہی ہیں، لہٰذا ان پر مسح کرنا جائز معلوم ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ اس بات کی تحقیق کرنا بھی آپ کی ذمہ داری ہے کہ دو کپڑے اور ان کے درمیان رکھی ہوئی میمبرین (Membrane) میں کسی نجس مٹیریل کی آمیزش نہ کی گئی ہو۔

(ماخذہٗ التبویب بتصرف: ۱۳۹۸/۶۱ (بتوقیع الشیخین) و ۲۱۳۵/۸۲ (بتوقیع الشیخ))

فتح القدير للمحقق ابن الهمام الحنفي (١/ ٢٨١)

وقالا : يجوز إذا كانا ثخينين لا يشفان) لما روي أن {النبي صلى الله عليه وسلم مسح على جوربيه}، ولأنه يمكنه المشي فيه إذا كان ثخينا ،**وهو أن يستمسك على الساق من غير أن يربط بشيء فأشبه الخف.**

بدائع الصنائع، دارالكتب العلمية (١/ ١٠)

احتج أبو يوسف، ومحمد بحديث المغيرة بن شعبة، أن «النبي - صلى الله عليه وسلم- توضأ، ومسح على الجوربين»؛**ولأن الجواز في الخف لدفع الحرج لما يلحقه من المشقة بالنزع، وهذا المعنى موجود في الجورب، بخلاف اللفافة، والمكعب**؛ لأنه لا مشقة في نزعهما، ولأبي حنيفة أن جواز المسح على الخفين ثبت نصا، بخلاف القياس، فكل ما كان في معنى الخف في إدمان المشي عليه، وإمكان قطع السفر به، يلحق به، وما لا، فلا ومعلوم أن غير المجلد، والمنعل، من الجوارب لا يشارك الخف في هذا المعنى، فتعذر الإلحاق، على أن شرع المسح إن ثبت للترفيه، لكن الحاجة إلى

(جاری ہے...)

Scanned by CamScanner

الترفيه، فيما يغلب لبسه، ولبس الجوارب مما لا يغلب، فلا حاجة فيها إلى الترفيه، فبقي أصل الواجب بالكتاب، وهو غسل الرجلين۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (١/ ٢٦١)

وشرعا إصابة البلة لخف مخصوص في زمن مخصوص والخف شرعا: الساتر للكعبين فأكثر من جلد ونحوه.

(شرط مسحه) ثلاثة أمور: الأول (كونه ساتر) محل فرض الغسل (القدم مع الكعب) أو يكون نقصانه أقل من الخرق المانع، فيجوز على الزربول لو مشدودا إلا أن يظهر قدر ثلاثة أصابع،(و) الثاني (كونه مشغولا بالرجل) ليمنع سراية الحدث، فلو واسعا فمسح على الزائد ولم يقدم قدمه إليه لم يجز ولا يضر رؤية رجله من أعلاه. (و) الثالث (كونه مما يمكن متابعة المشي) المعتاد (فيه) فرسخا فأكثرفلم يجز على متخذ من زجاج وخشب أو حديد (وهو جائز)

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (١/ ٢٦٤)

[تنبيه] المتبادر من كلامهم أن المراد من صلوحه لقطع المسافة أن يصلح لذلك بنفسه من غير لبس المداس فوقه فإنه قد يرق أسفله ويمشي به فوق المداس أياما وهو بحيث لو مشى به وحده فرسخا تخرق قدر المانع، فعلى الشخص أن يتفقده ويعمل به بغلبة ظنه.

وقد وقع اضطراب بين بعض العصريين في هذه المسألة والظاهر ما قدمته وهو الأحوط أيضا، وقد تأيد ذلك عندي برؤيا رأيت فيها النبي - صلى الله عليه وسلم - بعد تحرير هذا المحل بأيام فسألته عن ذلك، فأجابني - صلى الله عليه وسلم - بأنه إذا رق الخف قدر ثلاث أصابع منع المسح، وكان ذلك في ذي القعدة سنة ١٢٣٤ - ولله الحمد - ثم رأيت التصريح بذلك في كتب الشافعية۔

فتاوى قاضيخان (١/ ٢٤)

والثخين أن يقوم على الساق من غير شد ولا يسقط ولا ينشف وقال بعضهم لا ينشفان معنى قوله لا ينشفان أي لا يجاوز الماء القدم وقيل معنى قوله لا ينشفان أي لا ينشف الجورب الماء إلى نفسه كالأديم والصرم۔

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح (ص: ٨٣)

قوله (صالحا للمسح) بأن يمكن متابعة المشي فيه فرسخا وأن لا يكون مخروقا بخرق مانع۔

(جاری ہے...)

Scanned by CamScanner

فتح القدير للمحقق ابن الهمام الحنفي (١/ ٢٨٢)

لا شك أن المسح على الخف على خلاف القياس فلا يصلح إلحاق غيره به إلا إذا كان بطريق الدلالة وهو أن يكون في معناه،ومعناه الساتر لمحل الفرض الذي هو بصدد متابعة المشي فيه في السفر وغيره للقطع بأن تعليق المسح بالخف ليس لصورته الخاصة بل لمعناه للزوم الحرج في النزع المتكرر في أوقات الصلاة خصوصا مع آداب السير ، فإذا جاز بالاتفاق المسح على المكعب الساتر للكعب.......................................و الله تعالى أعلم

محمد فائق اسلام آبادی غفرلہ ولوالدیہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۷/ جمادی الثانیہ / ۱۴۴۱ھ
۱۲/ فروری / ۲۰۲۰ء

الجواب صحیح
نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۷/ جمادی الثانیہ / ۱۴۴۱ھ
۱۲/ فروری / ۲۰۲۰ء

الجواب صحیح
۱۷-۶-۱۴۴۱ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۷/ جمادی الثانیہ / ۱۴۴۱ھ
۱۲/ فروری / ۲۰۲۰ء

الجواب صحیح
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۷/ جمادی الثانیہ / ۱۴۴۱ھ
۱۲/ فروری / ۲۰۲۰ء

دارالافتاء
فتوی نمبر ۳۵/۲۱۴۷
۲۰۲۰/۲/۱۲
۱۴۴۱/۶/۱۷

Scanned by CamScanner